تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو) (آل عمران: ۱۱۰)

خوب و ناخوب

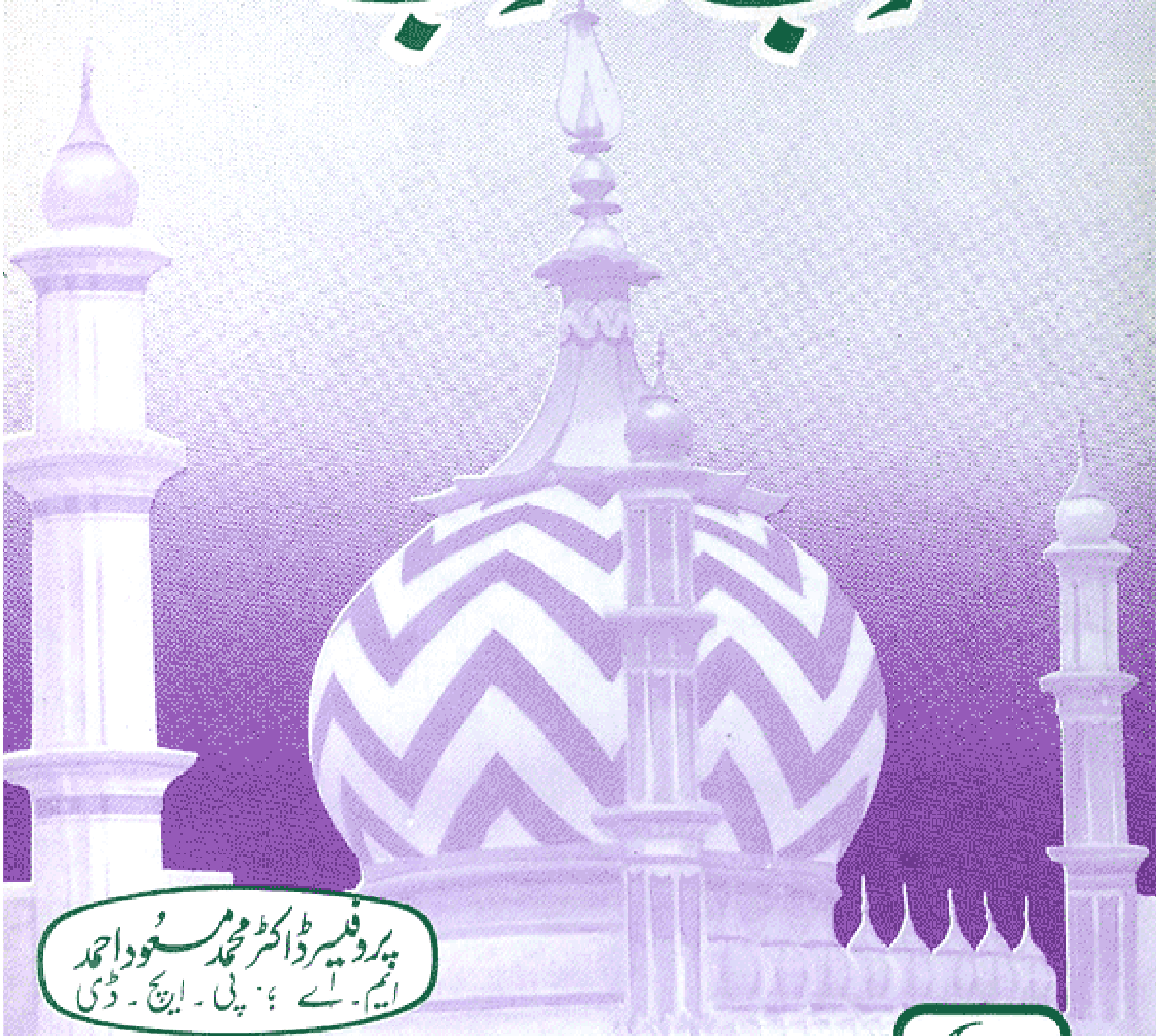

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی سندھ

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

تَأمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران: ۱۱۰)

(معروف را حکم می کنید و منکر را منع می کنید)

خوب و ناخوب

مؤلف

پروفیسر دکتور محمد مسعود احمد

ایم-اے، پی-ایچ-ڈی

ترجمه

ابو زهره محمد ذاکر الله نقشبندی مجددی افغانی

ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ

اسلامی جمہوریۂ پاکستان

۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء

تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر

(بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو) (آل عمران : ۱۱۰)

خوب و ناخوب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے ؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

دنیا اچھی بری چیزوں سے بھری پڑی ہے. زندگی بہت مختصر ہے. انتظار نہیں کر سکتی. آن کی آن میں اچھی چیزوں کی اچھائی اور بری چیزوں کی برائی کا اندازہ لگانا عقل کے بس کی بات نہیں. وہ بینائی سے محروم ہے اور تجربوں کی محتاج ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے مجبور بندوں پر کرم فرمایا. انبیاء علیہم اسلام کو بھیجا. آخر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وحی نے اس مشکل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آسان کر دیا اور وہی آسان کر سکتی تھی. پھر قرآن و سنت کا پیغام پہنچانے والے. پیغام پہنچاتے رہے. اچھی اور بری چیزوں کو بتاتے رہے اور اللہ کے بندوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ انھیں رہنماوں میں مولانا احمد رضا خاں محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کی شخصیت نہایت ممتاز ہے. عالم اسلام کے جلیل القدر محدث و فقیہہ اور مصلح و مفکر تھے۔ ایک عرصے تک ان کو نہیں سمجھا گیا اور ان کے بارے میں طرح طرح کی بے سروپا باتیں مشہور کی گئیں اور شکوک و شبہات پیدا کئے گئے. ان کی شخصیت کو مجروح اور سیرت کو داغدار کیا گیا لیکن ربع صدی سے عالمی سطح پر مختلف یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں مسلسل تحقیق نے حقائق کو روشن کر کے غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا ہے۔

بدعت کے حوالے سے محدث بریلوی کے بارے میں بہت سے بے بنیاد باتیں عام کی گئیں اور یہ کام اہل علم نے کیا جو نہایت افسوسناک

ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ محدث بریلوی کے بعض عقیدت مندوں کا عمل ان کے موقف کے سراسر خلاف ہے۔

مجدد

حقیقت یہ ہے کہ محدث بریلوی نے اپنے فتووں. رسالوں اور تقریروں کے ذریعہ رد بدعات اور احیاء اسلام کے لئے جدوجہد کی غالبا اسی لئے بعض علمائے حرمین نے ان کو اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ چنانچہ حافظ کتب الحرم شیخ اسمٰعیل خلیل مکی لکھتے ہیں:۔

بل اقول لوقیل فی حقه انه مجدد هذا القرن لكان حقا و صدقا

لیس علی الله بمستنكر
ان یجمع العالم فی واحدا

(ترجمہ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ تو بیشک یہ بات سچ و صحیح ہوگی۔
خدا کے لئے یہ بات مشکل نہیں کہ وہ ایک جان میں ایک جہاں سمو دے۔

اس مختصر مقالے میں ہم بدعت کے حوالے سے بعض امور کے بارے میں محدث بریلوی کا موقف بیان کریں گے تاکہ اصل حقائق سامنے آجائیں اور اہل علم کے لئے کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔

الدنیا مزرعۃ الآخرۃ

اسلام

محدث بریلوی کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادا ہے مگر وہ اس شخص کا تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے اور اس پر تنقید کرتے ہیں جو ملی وحدت میں رخنہ ڈال کر اس کو پارہ پارہ کرتا ہے اور سواد اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکالتا ہے۔

محدث بریلوی سے سوال کیا گیا کہ غیر مسلم جو انگریزی جانتے ہیں کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ انھوں نے جواب دیا:۔

"بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں۔۔۔۔ بلکہ اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہنا کہ "میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کیا"۔ ان کے اسلام کے لئے کافی ہے"۔ [۲]

بدعتی

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے سے گریز کرتا ہے اور بعض باتوں سے انکار کرتا ہے اس کے متعلق محدث بریلوی اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے۔ پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے۔ بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے۔ عمر میں ہزار حج کرے۔ لاکھ پہاڑ سونے کے راہ

خدا پر دے----- لا و اللہ، ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں جب تک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے۔ [۳]

نوافل

ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستحبات اور مباحات میں لگے رہتے ہیں۔ محدث بریلوی نے عمل کی اس بے اعتدالی پر سخت گرفت کی ہے----- ایک جگہ لکھا ہے:۔

"ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجا لائے----- اس کتاب مبارک میں----- فرمایا:۔

فان اشتغل بالسنن و النوافل قبل الفرائض لم يقبل منه واهين [۴]

اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں۔

شریعت و طریقت

شریعت و طریقت اور بیعت کے بارے میں محدث بریلوی کا مسلک بہت واضح و معقول ہے۔ عمرو کے اس قول کے بارے میں کہ "طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شریعت نام ہے چند امر و نواہی

کا"۔ جب مولانا بریلوی سے استفسار کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا:۔

"عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے۔ دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ "طریف۔ طریقہ۔ طریقت۔ راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت۔ بھی راہ ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشارت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک۔ جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا۔ [۵]

ضرورت مرشد

ضرورت مرشد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

"انجام کار رستگاری"۔۔۔۔۔ (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو)۔۔۔۔۔ یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لئے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں۔ اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے۔ [٦]

لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں:۔

"فلاح احسان کے لئے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی۔ شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں۔ [۷]

استغاثہ و استعانت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے استغاثہ و استعانت کے بارے میں محدث بریلوی کا موقف یہ ہے کہ یہ مشروط

طور پر جائز ہے۔ ایک استفتاء کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:-

"جائز ہے جب کہ انھیں بندہ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انھیں باذن الٰہی و المدبرات امرا سے مانے اور اعتقاد کرلے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا اور اللہ عزوجل کے دیئے بغیر کوئی ایک حبہ نہیں دے سکتا. ایک حرف نہیں سن سکتا. پلک نہیں ہلا سکتا اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے۔ [۸]

سجدۂ تعظیمی

بعض مسلمان حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے مزارات کے آگے سجدے وغیرہ کرتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے غیر اللہ کے لئے سجدہ عبادت کو کفر و شرک اور سجدۂ تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں ایک فاضلانہ و محققانہ رسالہ لکھا ہے۔ جس کا عنوان ہے:-

الزبدہ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ

(۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء)

اس رسالے میں وہ لکھتے ہیں:-

مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ. حضرت عزت عزجلالہ کے سوا کسی کے لئے نہیں. اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعا شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین۔ [۹]

محدث بریلوی نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی سے سجدہ تحیت کی حرمت کو ثابت کیا ہے۔ [۱۰] پھر چالیس احادیث سے ثابت کیا ہے. [۱۱] اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدہ تحیت کی

حرمت کے دلائل پیش کیئے ہیں۔ [١٢]

تصاویر

آجکل بعض بے علم مسلمان گھروں میں براق کی تصاویر لگاتے ہیں۔ یہ رواج پہلے بھی تھا۔ محدث بریلوی نے براق کی تصاویر لگانے کی سختی سے ممانعت کی ہے البتہ قبر شریف اور نعلین شریف کے عکس کو جائز و مستحسن لکھا ہے۔ [١٣]

فاتحہ

مسلمانوں میں فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا رواج ہے۔ ۔۔۔۔ محدث بریلوی نے اس کی روح کو جائز قرار دیا ہے اور غیر ضروری لوازمات کو بے اصل۔ اس طرح انھوں نے میانہ روی کی راہ اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:۔

"باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سے تکلف کرنا۔ عمدہ عمدہ فرش بچھانا۔ یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم۔ تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو"۔ [١٤]

ایصال ثواب

کھانے کو سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنے کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"بات یہ ہے کہ فاتحہ . ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیئے پر دس ہو جاتا ہے"۔ [۱۵]

۔۔۔۔۔ رہا کھانا دینے کا ثواب . وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہو گا کہ جب تک وہ شئے موجود نہ ہو . کیا بھیجی جائے۔۔۔۔؟ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے۔۔۔۔۔ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائیگا . ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔ [۱۶]

ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لئے ایصال ثواب کر سکتا ہے یا نہیں . لکھتے ہیں:۔

"ہاں کر سکتا ہے . محتاجوں کو چھپا کر دے۔۔۔۔۔ یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے . ایسا نہ کرنا چاہیئے"۔ [۱۷]

بے پردگی

دور جدید کی بدعات میں عورتوں کا بے محابہ گھومنا پھرنا . نا محرموں کے سامنے آنا . میت کے گھر جمع ہو کر خوب کھانا پینا . رہنا سہنا . زیارت قبور کے لئے قبرستانوں میں جانا اور نامحرم پیروں کے سامنے آنا . عام ہے۔ محدث بریلوی نے ان تمام بدعات کی مخالفت کی ہے۔

ایک سوال ک جواب میں کہ "عورت اپنے محارم اور غیر محارم کے ہاں جا سکتی ہے یا نہیں؟" محدث بریلوی نے ایک رسالہ لکھا جس کا

عنوان ہے:۔

مروج النجا لخروج النساء

(۱۳۱۶ء / ۱۸۹۸ء)

اس رسالے میں محدث بریلوی نے عورتوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ پھر ہر ایک کے لئے الگ الگ حکم صادر کیا ہے:۔

قابلہ ۔ غاسلہ ۔ نازلہ ۔ مریضہ ۔ مضطرہ ۔ حاجہ ۔ مجاہدہ ۔ مسافرہ ۔ کاسبہ ۔ شاہدہ ۔ طالبہ ۔ مطلوبہ۔ [۱۸]

میت کے گھر مہمان داری

مندرجہ ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں میت کے گھر انتقال کے دن یا بعد ۔ عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے:۔

جلی الصوت لنهی الدعوت امام الموت [۱۹]

(۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

زیارت قبور

ایک سوال کے جواب میں کہ "عورتیں زیارت قبور کے لئے قبرستان جا سکتی ہیں یا نہیں؟"

تحریر فرمایا:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لعن الله زوارت القبور

(اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں)۔

رواہ احمد و ابن ماجہ و الحاکم عن حسان بن ثابت والاوّلان و الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ [۲۰]

اس موضوع پر محدث بریلوی نے ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس کا عنوان ہے:۔

جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور۔ [۲۱]

(۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء)

زیارت قبور کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر حاضری کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ عورتوں اور مردوں کا اس دربار میں حاضر ہونا احادیث شریفہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر عورتوں کی حاضری کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:۔

"غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے؟ ۔۔۔۔۔ جس وقت گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے ۔۔۔۔۔ سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ وہاں حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے ۔۔۔۔۔ خود حدیث میں ارشاد ہوا من زار قبری وجبت له شفاعتی جو میرے مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لئے میری شفاعت واجب

ہو گئی۔ دوسری حدیث میں ہے من حج ولم یزرنی فقد جفانی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی۔ [۲۲]

پیرو مرشد

فی زمانہ عورتیں اپنے پیروں اور مرشدوں کے سامنے بے دھڑک آجاتی ہیں۔ نہ ان کو کوئی حجاب آتا ہے اور نہ پیر ہی منع کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اس سلسلے میں محدث بریلوی سے ایک استفتاء کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا:۔

بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ و رسول نے حکم دیا ہے جل جلالہ . و صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم۔ بیشک پیر. مریدہ کا محرم نہیں ہو جاتا۔ نبی علیہ الصلوہ والسلام سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہوگا؟۔۔۔۔۔ وہ یقیناً ابو الروح ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہیئے تھا کہ نبی سے اس کی امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا"۔ [۲۳]

چراغ جلانا

مزارات پر روشنی کرنے . چراغ . لوبان . بخور جلانے اور چادر چڑھانے کا بھی عام رواج ہے۔ محدث بریلوی نے ان تمام رسوم و رواج سے متعلق میانہ روی اختیار کرتے ہوئے . معقول فیصلے صادر کئے ہیں۔

قبروں پر چراغ جلانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبدالغنی نابلسی کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا:۔

○۔۔ قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے"۔ [۲۴]

اس کے بعد محدث بریلوی لکھتے ہیں :۔

○۔۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے . یا قبور سر راہ ہیں . وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے۔۔۔۔۔ تو یہ امر جائز ہے۔ [۲۵]

ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے :۔

○۔۔ اصل یہ ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے . رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات اور جو کام دینی فائدے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو . عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ قال اللہ تعالی ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو

پہنچائے۔[۲۶]

اگر اور لوبان جلانا

قبر پر لوبان وغیرہ جلانے کے لئے دریافت کیا تو جواب دیا گیا:۔

عود. لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہئے اگرچہ کسی برتن میں ہو لمافیہ التفاول القبیح بطلوع الدخان من علی القبر و العیاذ باللہ------ اور قریب قبر سلگانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکر یا زائر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لئے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے. اسراف اور اضاعت مال۔ میت صالح اس غرفے کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں. بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں. دنیا کے اگر اور لوبان سے غنی ہے۔[۲۷]

چادر چڑھانا

قبر پر چادر چڑھانے کے لئے دریافت کیا تو جواب دیا:۔

جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے محتاج کو دیں۔[۲۸]

محدث بریلوی نے مندرجہ بالا رسوم درواج میں اسراف اور اضاعت مال سے بچنے اور کفایت شعاری کے اسلامی معاشی نظریہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلے صادر کیے ہیں۔ یعنی اگر کسی عمل نیک میں افادیت ہے تو وہ جائز ہے اور اضاعت مال ہے تو حرام ہے۔ اور یہ اصول

صرف قبور کے لئے خاص نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر گوشہ کے لئے ہے۔

آلات موسیقی

ہمارے معاشرے میں قوالی میں آلات موسیقی (مزامیر) کا عام رواج ہے۔ درگاہوں حتی کہ مسجدوں کے قریب ڈھول سارنگی وغیرہ سے خوب قوالیاں ہوتی ہیں۔ پھر عرس وغیرہ میں تو خاص اہتمام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اعراس میں عورتیں بھی جمع ہوتی ہیں اور بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں۔ اور دوسرے بہت سے تماشے ہوتے ہیں جو شرمناک بھی ہیں اور غمناک بھی۔۔۔۔۔ محدث بریلوی نے ایسے رواجوں کو جو شریعت کے خلاف ہیں ناجائز قرار دیا ہے۔۔۔۔۔ آلات موسیقی کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وہ لکھتے ہیں:۔

"مزامیر جنھیں مٹانے کے لئے حضور پر نور نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے کمافی الحدیث مطلقاً حرام ہیں۔[۲۹]

ایسی قوالی میں شرکت کے لئے دریافت کیا گیا جس میں آلات موسیقی وغیرہ کا اہتمام ہو تو جواب دیا:۔

ایسی قوالی حرام ہے۔ حاضرین سب گنہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر۔[۳۰]

اعراس مروجہ

اعراسِ مرؔوجہ میں شرکت کے بارے میں پوچھا گیا تو سخت شرائط و پابندیوں کے ساتھ اس کے جواز کا فتوے دیتے ہوئے لکھا:۔

"عرس متعارف مذکور فی السوال کہ ہجوم زناں . و تماشائے مرداں . آثار شرکیہ و ارتکاب معاصی . نظارہ اجنبیہ و لہو و لعب و طوائفاں رقاصان و آلات مزا میرو غیرہ سے خالی ہو . بلاشبہ جائز و درست ہے کہ الامور بمقاصدھا۔۔۔۔۔ اور ظاہر ہے کہ غرض انعقاد اس مجلس سے ایصال ثواب . فاتحہ و قرآن خوانی ہے۔[۳۱]

آجکل اعراس میں بکثرت ان امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے محدث بریلوی نے جن کی نفی فرمائی . ایسے اعراس میں شرکت جہاں ان افعال قبیحہ کا ارتکاب ہو محدث بریلوی کے نزدیک جائز نہیں۔

آتش بازی

بعض مسلمانوں میں شادی کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کا رواج ہے اور شب برات کے موقع پر تو اکثر مسلمان آتش بازی کا اہتمام کرتے ہیں۔ خصوصا بچے اس شغف میں مصروف نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔ محدث بریلوی سے اس سلسلے میں ایک سوال کیا گیا تو جواب دیا:۔

"آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے . بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضیع مال ہے . قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا بھائی فرمایا . قال اللہ تعالی ولا تبذر

تبذیرا ○ ان المبذرین کانوا اخوان الشیطن" ○ [۳۲]

شادی بیاہ

جس شادی میں گانا بجانا اور محرمات شرعیہ کا ارتکاب ہو اس میں شرکت سے منع فرمایا اور یہ ہدایت کی :۔

"جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں"۔ [۳۳]

ممانعت کی اصل وجہ یہی ہے کہ شرکت سے مرتکب کی ہمت افزائی ہوتی ہے اور وہ باز نہیں آتا۔۔۔۔۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ فضول خرچیوں میں مبتلا ہیں بلکہ فضول خرچی ہماری طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔۔۔۔۔ ایک دوسرے کی ہمت افزائی کرتا ہے، ایک دوسرے کی حرص کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بینائی سے محروم ہوگئے۔۔۔۔۔ محدث بریلوی نے ملت کی اس پستی اور انحطاط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے :۔

"قلب جب تک صاف ہے، خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصاً کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے، اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے۔۔۔۔۔ [۳۴]

دیگر بدعات

جن بدعات کا اوپر ذکر کیا گیا ان کے علاوہ بھی ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی بدعتیں پائی جاتی ہیں جن کی شریعت میں ممانعت ہے۔

محدث بریلوی نے اپنی نگارشات میں ایسی بدعتوں کی نشاندہی فرمائی ہے اور ان کی بیخکنی کے لئے پوری پوری کوشش کی ہے۔ ایسی چند مزید بدعات کا اشارۃً ذکر کیا جاتا ہے-----

ہمارے معاشرے میں طلبہ کو معاوضہ دے کر قرآن خوانی کرانے کا رواج ہے۔ محدث بریلوی نے قرآن خوانی کے لئے اجرت لینے اور دینے کو ناجائز قرار دیا ہے [۳۵] ----- آجکل عامی و عالم سب تصویریں کھنچواتے ہیں۔ محدث بریلوی کے نزدیک ذی روح کی تصویریں بنانا اور اعزاز کے ساتھ اپنے پاس رکھنا حرام ہے [۳۶] ----- اکثر لوگ داڑھی منڈاتے اور کترواتے ہیں۔ محدث بریلوی کے نزدیک ایسا شخص فاسق معلن ہے اور اس کو امام بنانا گناہ ہے [۳۷] -----ہمارے معاشرے میں دولھا والے۔ دلھن والوں سے جہیز کے سلسلے میں مختلف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ محدث بریلوی کے نزدیک ایسا مانگے کا جہیز کھلی رشوت ہے اور حرام ہے۔ اس کا استعمال بھی حرام ہے [۳۸] ----- ہم انگریزی وضع کے کپڑے پہن کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ محدث بریلوی نے ایسے لباس پہننا حرام۔ سخت حرام۔ اشد حرام قرار دیا ہے۔ [۳۹] ----- کھڑے ہو کر کھانا عام ہوگیا ہے۔ محدث بریلوی نے ایسے لوگوں کو یہ حدیث یاد دلائی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور جوتے اتار کر کھانے کا حکم دیا ہے [۴۰] -----اسی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والوں کو یہ حدیث پاک یاد دلائی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"بے ادبی اور

بد تہذیبی ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے [۴۱] ----- بعض مسلمان ہندوؤں کے تفریحی اور مذہبی میلوں میں شریک ہوتے ہیں ، محدث بریلوی نے تفریحی میلے میں شرکت کو ناجائز اور مذہبی میلے میں شرکت کو حرام قرار دیا [۴۲] ----- اکثر مسلمان تعزیہ داری کو اچھا سمجھتے ہیں اور اس میں شریک ہوتے ہیں ۔ محدث بریلوی نے ایسے مسلمانوں کو جاہل و خطاکار اور مجرم قرار دیا [۴۳] ----- بالعموم عورتیں بہت سی وہمی باتوں کا شکار ہوجاتی ہیں مثلاً فلاں گھر ، درخت یا طاق میں شہید مرد رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ ایسے خیالات کو محدث بریلوی نے بیہودہ واھیات قرار دیا [۴۴] ----- مسلمان فاتحہ خوانی کے لئے قبرستان میں حاضری کے وقت قبروں پر چلتے چلے جاتے ہیں ، محدث بریلوی نے جوتا پہن کر قبروں پر چلنے کو اہل قبور کی توہین قرار دیا ہے [۴۵] ----- ہمارے ہاں اونچی ، اونچی قبریں بنانے کا رواج ہے ، محدث بریلوی نے ایک بالش اونچی قبر کو سنت کے مطابق اور اس سے زیادہ اونچی کو سنت کے خلاف قرار دیا ہے [۴۶] ----- آپ نے قبر کو بوسہ دینا بھی خلاف ادب لکھا ہے [۴۷] ----- آجکل بعض لوگ دکھاوے اور شہرت کے لئے خیرات کرتے ہیں ۔ محدث بریلوی نے ایسی خیرات کو حرام قرار دیا ہے [۴۸] ----- اکثر لوگ سامنے یا پیٹھ پیچھے مسلمان بھائیوں کی بدگوئی کرتے ہیں اور چغلی کھاتے ہیں ، محدث بریلوی نے اس کو حرام قرار دیا اور قائل کو قابل تعزیر اور وہ حدیث پاک یاد دلائی ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن رسیدہ مسلمان ،

مسلمان عالم اور مسلمان عادل بادشاہ کے حق کو ہلکا جاننے والے کو منافق قرار دیا ہے [۴۹] ـــــ

الغرض محدث بریلوی نے بے شمار بدعات کا رد فرمایا اگر اس موضوع پر تحقیق کی جائے تو ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ [۵۰] اور محدث بریلوی کے تجدیدی کارناموں کا صحیح ادراک ہو سکتا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ ہم کو سلف صالحین کے راستے پر چلائے. حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کا سچا ذوق و شوق عطا فرمائے اور آپ کی محبت و عشق میں خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

احقر محمد مسعود عفی عنہ

۲/۱۷۔ سی

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی

کراچی۔ ۷۵۴۰۰

(سندھ. پاکستان)

(۲۱)

حواشی وحوالے

۱--- احمد رضا خاں: حسام الحرمین. مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء. ص ۵۱

۲--- احمد رضا خاں: السنیتہ الانیقہ فی فتاوی افریقہ (۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء) مطبوعہ بریلی. ص ۱۵۴

۳--- احمد رضا خاں: اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام (۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء) مطبوعہ بریلی. بار اول ۲۵ رجب. (۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء). ص ۱۵

۴--- احمد رضا خاں: اعز الاکتناہ فی رد صدقتہ مانع الزکوہ (۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء) مطبوعہ بریلی. بار اول ص ۱۰-۱۱

۵--- احمد رضا خان: مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء (۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء) مطبوعہ کراچی. ص ۷

۶--- احمد رضا خاں: السنیتہ الانیقہ. مطبوعہ بریلی. ص ۱۲۴

۷--- ایضا. ص ۱۴۱

۸--- احمد رضا خاں: احکام شریعت. حصہ اول. مطبوعہ آگرہ. ص-۴

۹--- احمد رضا خاں: الزبدہ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ. مطبوعہ بریلی. ص ۵

۱۰--- ایضا. ص ۷-۱۰

۱۱--- ایضا. ص ۱۰-۲۵

۱۲--- ایضا. ص ۲۵-۸۰

نوٹ:- یہ رسالہ جب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (استاد شعبہ عربی. پنجاب یونیورسٹی. لاہور) نے مطالعہ فرمایا تو حیران رہ گئے. ان کی ملاقات سعودی عرب میں ایک پروفیسر صاحب سے ہوئی. گفتگو میں محدث بریلوی کا ذکر نکل آیا تو پروفیسر صاحب نے فرمایا. "وہی جو قبروں کو سجدہ کراتا تھا"----- ڈاکٹر صاحب نے فرمایا وہ تو اس کے سخت خلاف تھے. آپ ان کا رسالہ "الزبدہ الزکیہ" ملاحظہ فرمائیں----- پروفیسر صاحب نے فرمایا. ہم نے تو یہی سنا تھا----- مسعود

۱۳--- احمد رضا خاں: شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷) مطبوعہ بریلی. بار اول
۱۴--- احمد رضا خاں: الجتہ الفائحہ لطیب التعین و الفاتحہ (۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء) مطبوعہ لاہور. ص ۱۴
۱۵--- ایضا. ص ۱۵
۱۶--- ایضا. ص ۱٦
۱۷--- محمد مصطفے رضا خاں: الملفوظ. حصہ سوم (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) مطبوعہ مسلم. یونیورسٹی پریس. علی گڑھ. ص ۴۵
۱۸--- احمد رضا خاں: مروج النجا لخروج النساء. مطبوعہ بریلی
۱۹--- احمد رضا خاں: جلی الصوت لنہی الدعوت امام الموت. مطبوعہ بریلی
۲۰--- احمد رضا خاں: السنیتہ الانیقہ فی فتاوی افریقہ. مطبوعہ بریلی. ص ٦٦
۲۱--- احمد رضا خاں: جمل النور فی نہی النساء عن زیارہ القبور. مطبوعہ بریلی
۲۲--- محمد مصطفے رضا خاں: الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء). حصہ دوم. مطبوعہ کراچی. ص ۱۱
۲۳--- احمد رضا خاں: مسائل سماع (مرتبہ مولوی عرفان علی رضوی) مطبوعہ لاہور. ص ۳۲
۲۴--- احمد رضا خاں: ابریق المنار بشموع المزار (۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء). مطبوعہ لاہور. ص ۹
۲۵--- ایضا. ص ۹-۱۰
۲٦--- احمد رضا خاں: احکام شریعت. حصہ اول. مطبوعہ آگرہ. ص ۳۸
۲۷--- احمد رضا خاں: السنیتہ الانیقہ. مطبوعہ بریلی. ص ۷۰
۲۸--- احمد رضا خاں: احکام شریعت حصہ اول. ص ۴۲
۲۹--- احمد رضا خاں: مسائل سماع. مطبوعہ لاہور. ص ۲۴
۳۰--- احمد رضا خاں: احکام شریعت. حصہ اول. ص ۳۳
۳۱--- احمد رضا خاں: موہب ارواح القدس لکشف حکم العرس

(۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) مطبوعہ لاہور. ص ۵

۳۲--- احمد رضا خاں: ہادی الناس فی رسوم الاعراس (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء) مطبوعہ لاہور. ص ۲

۳۳--- ایضا. ص ۴

۳۴--- محمد مصطفے رضا خاں: الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء). حصہ سوم. مطبوعہ علی گڑھ. ص ۵۴

نوٹ:۔ اس مقالے کا متذکرہ بالا حصہ ۲۵. صفر المظفر ۱۴۰۰ء مطابق ۱۴ / جنوری ۱۹۸۰ء کو قلم بند کیا گیا تھا جو راقم کی تصنیف "حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی" کے ساتھ ۱۹۸۱ء میں اور الگ رسالے کی صورت میں بھی سیال کوٹ سے شائع ہوگیا تھا۔ اگلا حصہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۲ / جنوری ۱۹۹۸ء کو قلم بند کیا گیا ہے-----مسعود

۳۵--- احمد رضا خاں: فتاوی رضویہ. مطبوعہ مبارک پور. ۱۹۶۷ء. ج ۴. ص ۳۱۸

۳۶--- محمد مصطفیٰ رضا خاں: الملفوظ. مطبوعہ میرٹھ. ج ۲. ص ۸۷

۳۷--- احمد رضا خان: احکام شریعت. مطبوعہ میرٹھ. ج ۲. ص ۳۲۱

۳۸--- یٰسین اختر مصباحی: امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات. کراچی. ص ۵۵۴

۳۹--- احمد رضا خاں: فتاوی رضویہ. ۱۹۶۱ء. مبارک پور. ج ۳. ص ۴۲۲

۴۰--- احمد رضا خاں: فتاوی افریقہ. کانپور. ۱۳۳۶. ص ۳۸

۴۱--- ایضا. ص ۹-۱۰

۴۲--- عرفان علی: عرفان شریعت. بریلی. ص ۲۷-۲۸

۴۳--- ایضا. ج ۱. ص ۱۵

۴۴--- احمد رضا خاں: احکام شریعت. ج ۱. ص ۱۳-۱۴

۴۵--- احمد رضا خاں: فتاوی رضویہ. ج ۴. ص ۱۰۷

٤٦--- محمد مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ ، ج ٣ ، ص ٧٩

٤٧--- احمد رضا خاں : فتاوی رضویہ ، ج ٤ ، ص ٨

٤٨--- احمد رضا خاں : احکام شریعت ، ج ١ ، ص ٦٦

٤٩--- احمد رضا خاں : فتاوی رضویہ ، مبارک پور ، ج ٥ ، ص ٧٩١-٩٢

٥٠--- مزید تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں:-

١- پروفیسر فاروق القادری ، فاضل بریلوی اور امور بدعت ، مطبوعہ لاہور

٢- علامہ محمد یسین اختر مصباحی ، امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات ، مطبوعہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران : ۱۱۰)

(معروف را حکم می کنید و منکر را منع می کنید)

خوب و ناخوب

مؤلف

پروفیسر دکتور محمد مسعود احمد

ایم-اے، پی-ایچ-ڈی

ترجمہ

ابو زہرہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی مجددی افغانی

ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ

اسلامی جمہوریۂ پاکستان

۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء

بسم الله الرحمن الرحيم

تأثرات علماء سرحد وافغانستان

ضیاء المشائخ حضرت محمد ابراہیم فاروقی مجددی مدظلہ العالی
ابن نور المشائخ حضرت فضلِ عمر رحمۃ اللہ علیہ، شور بازار، کابل، افغانستان

تاریخ ۷ صفر المظفر ۱۴۱۷ھ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

فضیلت پناہ اخوی محمد عارف رضوی حفظ اللہ سبحانہٗ، عن موجبات التلہف والتاسف نامۂ شمار سید سببِ مسرتِ خاطر ماں گردید۔ ع

یاد ما کردی حضور حق فراموشت مباد

شما اشارہ نمودہ اید کہ بتاریخ ۲۱ صفر المظفر ۱۴۱۷ ہجری نسبتِ یاد بود فاضلِ دانشمند حقائق دستگاہ شیخ طریقت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں قادری قدس سرہ محفل منعقد می گردد، بلی مفتی احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ عالم کامل و عارف اسرارِ طریقت بودند، ملکہ عالیشان در تبیان علومِ اسلامی و معارفِ شان در توضیح حقائق باطنی موجبِ ستائش ہمگان است، تحقیقاتِ فقہیۂ شان در اساس اہلِ سنت والجماعت یادگارِ نیک است و برای متعطشانِ بحار علوم دینی سرچشمۂ فیض و ہدایت اگر نامیدہ شود مبالغہ نیست، ارشادِ شان در سلسلۂ طریقۂ عالیہ قادریہ موجب توجہ یک گروہِ بزرگ مسلمین و مسلمات حقائقِ حسنۂ تصوف گردیدہ واز تہذیبِ اخلاق کہ سبب حصولِ معرفت الٰہی جل شانہٗ می باشد، بہرہ حاصل نمودند، مولانا احمد رضا قادری در محبت حضرت خاتم النبیین و سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ التسلیم عشقِ خاص و محبت سرشار و سوزِ نا پیدا،

در کنار داشتند، چنانچه آثار منظومهٔ شان و نشیده ہای نعتیہ شان مؤید این معنی بوده و قلوب مسلمین و مسلمات راز نورِ مقدس عشقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم منور گردانیده جزاہ اللہ خیر الجزاء ---آثارِ منظومهٔ معارف آگاه مولانا رضائی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ از حیث فصاحت و بلاغت وانسجام و تشبیهاتِ لایقه و استعاراتِ لطیفه برتری ہائی اولی را دارا است ۔

زہر یک نقطۂ آن چون نافۂ تر
شیم وصلِ جانان می زند سر

خیلی مسرورم که امروز آرزو ہای قلبی خود را به یاد بود حضرت مولانا محمد احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ از قریحہ بہ قلم واز قلم بہ قرطاس می سپارم و بہ یادِ آن عالم و فاضل و عارفِ واصل مشغول می باشم۔

ملی افرادِ برگزیده و صاحبِ ذوق و فکر سلیم اسلامی که برائے ارتقاء جامعه بشری خدمت می نمایند، لایق احترام اند و تذکارِ آن ہا سبب ہدایتِ مردم بوده باعثِ مباہات است ثبوت این کیفیت را ایمانا و وجدانا ادرک می کنیم ۔

نازش ہر قوم بہ مردانِ اُوست
بستہ بہ افکارِ بزرگانِ اُوست

خالق دارین بہ حرمت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام مولانائی بزرگوار را جنات النعیم عطا نموده و پیروانِ شان را اتباع طریقِ حسنۂ اسلامی عطا فرماید۔

وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ

فقیر محمد ابراہیم الجددی ابن عمر عفی اللہ عنہ

پیغامات یوم رضا (مرتبہ محمد مقبول احمد قادری)

لاہور ۱۹۷۱ھ ۱۷-۱۲

پروفیسر عبدالشکور ''شاد'' پوهنون کابل، افغانستان

قوم پشتون بالعموم وباشندگان اشرف البلاد قندهار بالخصوص باین نہایت خوش ہستند که علامه ضیاء الدین عبدالمصطفی احمد رضا خان بریچی (۱۲۷۲-۱۳۴۰ھ ق) واری ہستی از حیثیت تاریخی بہ خانوادہ و قومیت شان رابطہ دارد۔

کاوش ہای تحقیقی خاندان بریچ و خصوصاً علامہ موصوف لائق این است کہ در تاریخ ثقافت اسلامی ہندوستان و پاکستان بتفصیل ثبت شود و بتاریخ علم و فرہنگ افاغنہ و دائرۃ المعارف شان لازم است کہ علامہ موصوف و سائر مؤلفاتش را در اوراق شان ثبت کنند، ما بہ موقع سالگرہ وفات علامہ بر ایشان طلب مغفرت می کنیم و آن حضرات را قابل ستائش می ہنیم کہ در ترتیب و تنظیم این یادآوری ہمال، جسم، قلم و مشورت اعانت نمودند۔

عبدالشکور شاد

استاد فاکولتہ ادبیات و علوم بشریِ پوہنون کابل

۱۰/ صفر المظفر

(پیغامات یوم رضا، مرتبہ محمد مقبول احمد قادری، لاہور ۱۹۷۱ء ص ۳۴)

مولانا عبدالحق غور غشتوی

ایں عاجز راز یارت حضرت امام اہل سنت والجماعۃ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نصیب نہ شد لاکن از تصنیفاتش معلوم می شود کہ ایشاں عالم تبحر، محقق و مدقق، متبع سنت سنیۃ و تابع ملت حنفیہ بودند۔ قصائدش کہ در نعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرقوم کرد دلالت می کنند کہ ایشاں عاشق رسول مقبول بودند۔

چون در دیار ہند فتنہ نجدیت سر برآوردہ۔ اللہ عزوجل این مرد مجاہد را برائے ابطال باطل واحقاق حق پیدا نمودہ تا ایشاں بلا خوف لومۃ لائم ظلمانی تبلیغات را ازالہ کنند۔ المختصر ایشاں برآیۃ کریمہ یا یها النبی جاهدوا الکفار و المنافقین واغلظ علیهم الآیته. بتمام وکمال عمل پیرا شدند۔

ایں عاجز بر عجز خود معترف ست کہ بر آں ھستی چہ نویسد کہ عظماء علماء تبحرین از بیان فضائل و فواضل ایشاں خود را عاجز یابند و بزبان بے زبانی می گویند۔

لایدرك الواصف المطری خصائصه

وان یك سابقا فی كل ما وصفا

خادم العلماء

عبدالحق غور غشتوی

(پیغامات یوم رضا (مرتبہ ۱۹۷۱ء محمد مقبول قادری، لاہور، ص ۳۲)

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ابتدائیہ

دنیا از چیزیہائے خوب وناخوب پر است، زندگی خیلی مختصر است، انتظار نمی کند، در آنِ واحد خوبی وناخوبی چیزہا معلوم کردن در وسع عقل نیست، اوازبینائی محروم و محتاج تجربہ است۔

اللہ جل جلالہٗ بہ بندگان مجبور خود کرم فرمود، انبیاء علیہم السلام را فرستاد، در آخر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم را مبعوث فرمود، ووحی این مشکل را برای ہمیشہ آسان کرد وہمیں آسان می تواند کرد، بازرسانندگان پیغام قرآن وسنت پیغام شان را رسانند وسخنہای خوب و ناخوب را واضح میساختند وراہنمائی بندگانِ خدای کردند۔ درین راہنمایان شخصیت مولانا احمد رضاخان محدث افغانی ثم بریلوی ممتاز است (م۔ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) ایشاں محدث وفقیہ ومصلح ومفکر جلیل القدرِ اسلام بودہ۔ مدتے گزشت کہ کسی ایشاں نشناختہ ودربارۂ شان گوناگون سخنہای بی سرو پا شہرت یافتند وشکوک وشبہات پیدا شدند، شخصیت شان مجروح وسیرت شان داغدار کردہ شد لیکن از ربع صدی تحقیق مسلسل بر سطح عالمی در پوہنتو نہائی مختلف وادارہ ہای تحقیقی حقائق را روشن ساختہ ازالہ غلط فہمی ہا کرد---- خیلی سخنہای بی بنیاد راجع بہ بدعت دربارۂ محدث بریلوی عام کردہ شدہ است واین کار اہل علم انجام دادہ کہ نہایت افسوسناک است۔ شاید سبب ایں باشد کہ عمل بعض معتقدین محدث بریلوی سراسر خلاف موقف شان است۔

حقیقت این است کہ محدث بریلوی توسط رسالہا، فتاویٰ و تقریرات خویش خاطر احیاءِ اسلام و تردید بدعات جدو جہد نمودہ غالباً بہمیں بعض علماء حرمین شریفین آنہارا مجدد قرن قرار دادہ بودند چنانچہ شیخ اسماعیل خلیل مکی حافظ کتب حرم تحریر دارد!

بل اقول لو قیل فی حقہٖ انہ مجدد هٰذا القرن لكان حقاً و صدقاً

لیس علی اللہ بمستنكر ○ ان یجمع العالم فی واحد

ترجمہ : بلکہ من میگویم اگر در حق شان گفتہ شود کہ مجدد این قرن است پس بیشک صحیح و راست خواهد بود۔

بر حق جل مجدہٗ دشوار نیست کہ در ہمہ جہاں را جمع نماید

درین مقالۂ مختصری موقفِ محدث بریلوی در بعض امور راجع بہ بدعت بیان می کنیم تا اصل حقائق روبر شود و بہ اہل علم کدام شک و شبہ باقی نماند۔

رجب المرجب ۱۴۲۰ھ
اکتوبر ۱۹۹۹ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
۲/۷-اے-سی، پی-ای-سی-ایچ سوسائٹی
کراچی (سندھ-پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اسلام :-

مفهوم اسلام به نزد محدث بریلوی خیلی ساده است لیکن او تعاقب شخصی می نماید که دردین سخنان نورا ایجاد می کند و تنقید با تان می کند که در وحدت ملی فتنه انداخته و همین وحدت را پاره پاره می کند و ترک سواد اعظم کرده راه نورا میکشد۔

از محدث بریلوی سؤال شد آن غیر مسلم که بانگلیسی می فهمد از خواند کلمه مسلمان می گردد یانه ؟---پس پاسخ دادند که :

بیشک مسلمان قرار داده شود اگرچه ترجمه رانه می فهمد---بلکه اگر کلمه طیبه رانیز نخواند و فقط بگوید که :"من مذهب خود ترک کرده دین محمدی راقبول کردم" برای اسلامش کافی خواهد بود (۲)

بدعتی :-

لیکن بعد از قبول اسلام اگر کسی از راهنمائی حضور اکرم صلی الله علیه وسلم انحرافی ورزد واز بعضش انکار کند در موردش محدث بریلوی موقفِ شاں چنین تحریر می فرماید :-

فی الواقع بدعتیکه از کدام چیزی از ضروریات انکار کند باجماع مسلمین قطعاً و یقیناً کافر است اگرچه کرور ها بار کلمه خواند، پیشانیش از دست سجده یک ورق گرد، تنش از روزه ها یک خاکه ماند، در زندگی خود هزار ها حج کند، یک کوه طلائی در راهِ خدا جل جلاله خرچ کند--- لا والله قبول نمی شود هرگز تا گاهیکه تصدیق بعد بهمان سخنانیکه حضور پر نور صلی الله علیه وسلم از نزد رب شان آورده است (۳)

نوافل :-

در معاشره ما خیلی مسلمانها ترک فرائض و واجبات کرده مستحبات و مباحات را جامی آورند، محدث بریلوی برین بی اعتدالی در عمل گرفت سخت نموده می فرماید۔

"ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ در کتاب مستطاب خود "فتوح الغیب" برائی شخصیکہ فرض راترک میکند و نوافل را جا می آورد مثالهای جگر شگاف ارشاد فرموده است درین کتاب مبارک فرموده :-

فان إشتغل باالنوافل قبل الفرائض لم يقبل منه واهين (٤)

اگر شخصی، بسنن و نوافل پیش از جا آوردن فرض مشغول گردد قبول نه خواهد گردوازوواهانتش خواهد کرده شود۔

شریعت و طریقت :-

مسلک محدث بریلوی در مورد شریعت و طریقت و بیعت خیلی واضح و معقول است، درباره این قول عمرو کہ :-

"طریقت نام وصول الی اللہ است، وشریعت نامست اوامر ونواهی چندی را"

گاہیکہ از مولانا بریلوی استفسار شد پس جواب دادند :-

"قول عمرو کہ طریقت نام وصول الی اللہ ست محض جنون و جہالت است کسی کہ دو حرف راخوانده باشد می فہمد کہ "طریق، طریقہ، طریقت" راه راگویند نہ رسیدن راپس طریقت نیز نام راه است۔ پس اگر از شریعت جدا باشد مژده قرآن کریم است کہ تاخدا نتواند رساند و تا شیطان خواهد رساند، جنت نخواهد برد جہنم خواهد برد، چراکہ سوای شریعت تمام راهها را قرآن عظیم باطل و مردود گفتہ است۔ (۵)

ضرورت مُرشد :-

دربارهٔ ضرورت مرشد درپاسخ سوالی میگویند :-

انجام کار رستگاری ---- (اگر چہ بعد سبقت عذاب می باشد، معاذ اللہ!)---- این عقیده در اهلِ سنت بر هر مسلمان لازم وبعد ام بیعت و مریدی موقوف نیست، پس بر ای ازین نبی رافقط مرشد گرفتن کافی است (٦) لیکن هر اهش این راهم تحریر دارد! فلاح احسان را ضرورت مرشد خاص است واونیز شیخ ایصال کہ شیخ اتصال کافی نمی شود۔ (۷)

اِستغاثہ واستعانت :-

موقف محدث بریلوی در مورد استغاثہ واستعانت از نبی صلی اللہ علیہ وسلم واولیاء کرام انیست که بطور مشروط جائز است۔

درجواب یک استفتاء تحریر دارند :-

"جائز است که آنہارا بندہ خدا وسیلہ دربارگاہ خدا گفتہ شود، وآنہارا باذن خداوند والمدبرات امراً گفتہ شود، وباید اعتقاد کردہ شود که ہیچ کدام ذرہ بدون حکم خداوند شور خورد نمی تواند، وبدون داد الٰہی ہیچ کدام حبہ را دادہ نمی تواند، یک حرف شنیدہ نمی تواند، چشم را حرکت دادہ نمی تواند، وبیشک این عقیدۂ تمامِ مسلمان است۔(۸)

سجدۂ تعظیمی :-

تعدادی از مسلمانہا از حدود شرعیہ تجاوز کردہ نزد مزارات سجدہ وغیرہ می کنند۔ مولانا بریلوی غیر اللہ را سجدہ عبادت کفر وشرک وسجدہ تعظیم را حرام اقرار دادہ است ودرین سلسلہ رسالۂ فاضلانہ ومحققانہ رانوشتہ که عنوانش :

الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية

(۱۳۳۷ھ ق / ۱۹۱۸ء)

است درین رسالہ تحریر دارند!

مسلمانا، ای مسلمان!---ای تابع فرمان شریعت مصطفوی! بدان وبیقین بدان که سجدہ بجز حضرت عزت عز جلالہ کسی را جائز نیست، سجدہ عبادت بغیر ش کردن یقیناً واجماعاً شرک مہین، وکفر مبین وسجدہ تحیت حرام وگناہ کبیرہ بالیقین است۔(۹)

محدث بریلوی بخاطر اثبات دعوائش حرمت سجدۂ تحیہ را ازآیات قرآنی ثابت کردہ (۱)---بعد از چہل احادیث ھم ثابت کردہ (۱۱)---بعد از یک ونیم صد نصوص فقہیہ دلائل حرمت سجدہ تحیہ را پیش کردہ است (۱۲)

تصاویر :-

بعض مسلمانان لی علم عکسهای براق را در خانهای خود آویزان میکنند۔ این رسم قبل از اسلام نیز موجود بود، محدث بریلوی آویزاں کردن عکسهای براق را بسختی ممانعت کرده است و عکس قبر شریف و نعلین را جائز و مستحسن نبشتہ کرده است۔ (۱۳)

فاتحہ :-

در مسلمان ہا رسم فاتحہ، سوم، چہلم، بر سی، عرس وغیرہ موجود است، محدث بریلوی روحش را جائز قرار داده است و لوازم ہای غیر ضروری را بے اصل گردانیده، ہمیں طور راه میانہ روی را اختیار نموده در حالیکہ فاتحہ وغیرہ را جائز قرار رداده در آخر می نویسد :-

''باقی سخنهای لی هوده را که مردم ایجاد کردند مثلاً مثل عروسی تکلف کردن، فرش کردن فرشهای عمده، این سخنهائی بے جا ہستند و اگر می گویند که ثواب روز سوم فقط می رسد یا درین روز اضافہ می رسد و دیگر روز کم، پس این عقیده کش نیز غلط است، ہمین طور نخود را کدام ضروری نیست نہ از تقسیم کردن نخود کدام بدی پیدا می شود (۱۴)

ایصالِ ثواب :-

درباره طعامیکه روبرو نهاده شود تا عمل ایصال ثواب انجام داده شود، موقف خود اظهار نموده تحریر دارد :

''سخن این است که فاتحہ نام ایصال ثواب است'' (۱۵)

---- مانند ثواب طعام دادن، او اگرچہ موجود نیست، شاید خیال ارسال توسط پستہ رسانی خواهد کرده باشد تا که چیزی خودش موجود نباشد چہ را ارسال خواہد کرد حالانکہ طریقہ کش، دعاء خواستن در جناب باری تعالیٰ است که او ثواب را میت برساند، اگر کسی این گمان ورزد که تا گاهیکه طعام روبرو نباشد ثواب نمی رسد پس این گمان محض غلط است۔ (۱۶)

در پاسخ سوالیکه آیا زید در زندگی خویش برائے خود ایصال ثواب کرده می تواند یانه ؟ می نویسد۔

''بلی می تواند کرد۔ بطور خفیه به محتاجان دہد---- رواجی که عام شده که طعام پختہ می شود و تمام اغنیاء و قومیان خویش را عوت داده می شود، این چنین نباید کرده شود (۱۷)

بی پردگی :-

از بدعات دور جدید گشتن زنان بی پرده وآمدن شان پیش نامحرمان، جمع شدن شان در خانۂ میت خاطر طعام خوردن، بودوباش شان بہمراہ مردانِ غیر محرم، رفتن شان بقبرستانہا خاطر زیارت قبوروآمدن پیرانِ نامحرم خیلی عام است۔

محدث بریلوی مخالفت این تمام بدعات نموده در جواب یک سؤال که زن پیش محارم و غیر محارم خودرفته می تواند یانه ؟ محدث بریلوی یک رساله نوشته کرد که عنوانش است۔

مروج النجا لخروج النساء

(۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء)

محدث بریلوی زنها در این رساله باقسام ذیل تقسیم کرده، بازبرائے ہر یک حکم علی حده صادر کرده :

قابلہ، غاسلہ، نازلہ، مریضہ، مضطرہ، حاجہ، مجاهده، مسافره، کاسبہ، شاہده، طالبہ، مطلوبہ۔(۱۸)

مہمان شدن در خانہ میت

بعنوان مندرج ذیل یک رساله نبشتہ که دران برابطہ اجتماع مردوزن خانہ میت بروز وفات و یابعد خاطر طعام خوردن وازبارآوردن بر خانۂ میت بہ سختی ممانعت کرده شده۔

جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت

(۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

زیارت قبور :-

در جواب یک سوال که ایا"زنہارا رفتن قبرستان خاطر زیارت جواز است یانہ ؟

تحریر فرمود :رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماید :-

لعن اللہ زوارات القبور

(لعنت خداوند بر سر آن زنہا باشد کہ بکثرت زیارت قبور می کنند)

رواہ احمد وابن ماجہ والحاکم عن حسان بن ثابت والاولان والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما (۲۰)

بہمین موضوع محدث بریلوی یک رسالہ را نیز تصنیف فرمودہ کہ بعنوان :

جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور

(۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء)

در سلسلہ زیارت القبور حاضری روضۂ شریفۂ حضور اکرام صلی اللہ علیہ وسلم را مستثنیٰ قرار دادہ چرا کہ حاضری مردان و زنان درین دربار از احادیث ثابت است، چنانچہ ہر گاہ در مورد حاضری زنان مزار مبارک حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سوال کردہ شد پس فرمودند :

" در غنیہ آوردہ کہ این مپرس کہ رفتن زنہا مزارات جائز است یا نہ ؟
دریافت کن کہ برین زن چہ قدر لعنت از جناب خداوندی میشود واز جانب
صاحب قبر---- کدام وقت کہ از خانہ خود ارادہ می کند لعنت شروع میشود،
بدون روضۂ انور بہ ہیچ مزار رفتن مجاز نیست وآن جا حاضری البتہ سنت جلیلہ
عظیمہ قریب بواجبات است---- در عین حدیث ارشاد شدہ :

من زار قبری وجبت لہ شفاعتی

(کسیکہ بزیارت کردن مزار من حاضر شد شفاعتم برائیش واجب شد۔)

در دیگر حدیث است :

من حج ولم یزرنی فقد جفانی

(ہر کس کہ حج اداء کند و بزیارت من نہ آید من جفا کرد۔) (۲۲)

پیر و مرشد :-

فی زماننا (در زمانہ ما) زنہا پیش پیران شان بی دریغ می آمدند، نہ کدام پردہ می کنند ونہ پیران ممانعت می کنند، درین مورد از محدث بریلوی استفتاء شد پس جواب دادند۔

بیشک پرده از غیر محرم فرض است از کیمه الله و رسول حکم داده جل جلاله و صلی الله علیه وسلم، بیشک پیر محرم مرید ه نمی شود، کلان پیراز نبی کریم صلی الله علیه وسلم برای امت کی باشد ؟---- یقیناً اوابوالروح باشد----اگر از دست پیر دادن کسی محرم می گشت مناسبت می بود که نکاح نبی همراه هیچ زن از امت (صحیح) نه شود۔ (۲۳)

در دادن چراغہا (بر مزارات اولیاء کرام) :-

رواج چراغ و روشنی کردن ولوبان و دودِ عنبر و غلافہا نیز عام است محدث بریلوی دراین تمام رواج ورسوم میانه روی اختیار کرده و فیصله های معقول فرموده!

در مورد در دادن چراغہا بر مزارات سوال شد پس به حواله حدیقۂ ندیہ تصنیف شیخ عبدالغنی نابلسی جواب تحریر فرمود :-

- جانب قبرہا شمع بردن بدعت و اضاعۂ مال است۔ (۲۴)

بعد از ین محدث بریلوی تحریر دارند :-

- این تمام در صورتیکه بالکل خالی از فائده می باشد واگر در دادن شمع کدام فائده باشد که در گرد قبر کدام مسجد باشد یا قبر بر سر راه باشد یا کدام شخص نشسته---- پس این امر جائز است۔ (۲۵)

در یک جای دیگر در جواب ہمین قسم سوال نوشته کرده :

- اصل انیست که مدار اعمال بر نیت است رسول الله صلی الله علیه وسلم می فرماید :

انما الاعمال بالنیات

وکدام فعلے که خالی از نفع دنیاوآخرت باشد عبث است و عبث خودش مکروه است و درین مورد صرف مال اسراف است واسراف حرام است۔

قال الله تعالیٰ : ولا تسرفوا ان الله لایحب المسرفین

و نفع رساندن بمسلمانها محبوب شارع است۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید :

من استطاع منکم ان ینفع اخاهُ فلینفعهُ

کسیکہ می تواند کہ بمسلمان نفع برساند پس برو ضروری است کہ نفع رساند۔(۲۶)

دود کردن لوبان ودود عنبر :-

در مورد دود کردن لوبان (نام یک سنگ خوشبوئی است- مترجم) وغیرہ دریافت شد پس پاسخ دادہ شد :-

از دود، دود عنبر وغیرہ بر نفس قبر باید احتراز شود اگرچہ در کدام ظرف باشد۔

لأ فیہِ التفاول القبیح بطلوع الدخان من علی القبر و العیاذ باالله

اما روشن کردن این چیزہا نزد قبر (اگر خاطر تلاوت کنندگان یاذاکران یازائران حاضریا گزرکنندگان نباشد) بلکہ فقط خاطر قبر روشن می شود پس ظاہر است کہ ممنوع، اسراف واضاعت مال است، میت نیک بسبب دریچہ در قبرش از جنت باز میشود ونسیمهای بہشتی وخوشبوئی گلهای جنتی می آورد، وراز دود عنبر دنیا غنی میسازند۔(۲۷)

انداختن چادرها (بر سر قبر)

در مورد انداختن چادرہای بر سر بُرسان شد پس جواب دادند :-

درو قتیکہ چادر موجود باشد و تاہنوز خراب یا کہنہ نباشد تا کہ حاجت تبدیل کردن افتد پس انداختن چادر میکار فضول است بلکہ کدام مالیکہ درین مورد صرف میشود باید خاطر ایصال ثواب بہ روح آن ولی اللہ بکدام محتاج دادہ شود(۲۸)

محدث بریلوی دربارہ رسوم مندرجہ بالا خاطر جلوگری از اسراف واضاعت مال وکفایت شعاری در نظریہ معاشی اسلامی را پیش نظر خود کردہ فیصلہ ہاصادر کردہ یعنی اگر در کدام عمل نیک افادیت باشد برائے مسلمانان جائزاست واگر اضاعت مال باشد پس حرام است واین اصول فقط بقدر خاص نیست بلکہ بہ ہر گوشہ زندگی انسانی (علاقہ) دارد۔

آلات موسیقی :-

آلات موسیقی (مزامیر) در قوالی رواج عام معاشرہ ما است، درگاه ها حتیٰ کہ قریب مسجد نیز همراه سرود طبلہ قوالیہا میشود باز در عرس وغیرہ اہتمام خاص می باشد، علاوہ ازین در بعض عرسہا زنہا نیز جمع میشوند ولی پردہ می گشتند و دیگر قسم تماشا ھای میشوند کہ شرمناک نیز است و غمناک نیز---- محدث بریلوی رواجہا را کہ مخالف شریعت است ناجائز قرار دادہ است---- در مورد آلات موسیقی در جواب یک سوال تحریر دارد :-

"مزامیر کہ خاطر ازین بر دنش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف آوردہ کمافی الحدیث مطلقاً حرام است" (۲۹)

در مورد این چنین قوالی پرسیدہ شد در کدامیکہ اہتمام آلات موسیقی وغیرہ شدہ باشد پس جواب دادند :-

این چنین قوالی حرام است، حاضرین همہ گنہ گار و گناہ این همہ بر سر این طور عرس کنند گان و قوالان است و گناہ قوالان نیز بر سر عرس کنند گان است (۳۰)

اعراس مروّجہ :-

در مورد اشتراک در اعرس مروجہ پرسیدہ شد بہ پابند یہا و شرائط خاص فتویٰ جواز تحریر فرمودند :-

عرس مذکور کہ از ہجوم زنان ، تماشائے مردمان، آثار شرکیہ و ارتکاب معاصی نظارہ اجنبیہ و لہو لعب و طوائفان (زنان زناکارہ) رقاصان و آلات مزامیر وغیرہ خالی باشد بلا شبہ جائز و درست است کہ الامور بمقاصد ھا---- و ظاہر ست کہ غرض از انعقاد این مجلس ایصال ثواب، فاتحہ و قرآن خوانی میباشد۔ (۳۱)

امروز در اعراس ارتکاب این امور بکثرت میشود کدام را محدث بریلوی نفی فرمودہ---- شرکت در اعراسیکہ ارتکاب این چنین افعال قبیحہ در ان میشود بنزد محدث بریلوی جائز نیست۔

آتش بازی :-

آتش بازی در مواقع خوشی در بعض مسلمانہا رواج دارد و اکثر مسلمانہا در شب برأت اہتمام آتش بازی می کنند خصوصاً طفلان مشغول این شغف نظر می آیند، درین مورد از محدث بریلوی سؤال کردہ شود پس جواب دادند :

آتش بازی کدام رقم که در خوشی ہاوشب برأت رائج است بیشک حرام وجرم تمام است زیراکہ درین تضیع مال است ، در قرآن این چنین مردم رابرادران شیطان فرموده۔

ال اللّٰہ تعالیٰ : ولا تبذر تبذیراً ۝ ان المبذرین کانوا اخوان الشیٰطین (۳۲)

خوشی وعروسی

در خوشیہ سرود ومحرمات شرعیہ ارتکاب میشود از شرکت منع فرموده واین ہدایت کرده۔

در عروسیہ این حرکتہاباشد بر مسلمانان لازم است کہ دران ہر گز شرکت نکنند۔ (۳۳)

اصل سبب ممانعت از اشتراک انیست کہ درو ہمت افزائی مرتکب می شود واواز ارتکاب این گناہاباز نمی آید---در معاشره ما خیلی مردم در فضول خرچی مبتلاہستند بلکہ فضول خرچی طبیعت ثانیہ ماگشتہ است ، یک همت افزائی دیگر رامی کند ، یک حرص دیگری می کند ، و چنین معلوم میشود کہ تمام ماز بینائی محروم ہستیم---محدث بریلوی باین انحطاط وپستی ملت رااین روشنی می اندازند۔

”تاوقتیکہ قلب صاف است بسوئی خیر دعوت می کند ومعاذ اللہ بسبب کثرت معاصی خصوصاً کثرت بدعات کور می شود ، پس دران قابلیت دیدن حق ، فہم حق ، غور کردن در حق ندارد مگر حالی استعداد حق شنیدن باقی میباشد۔ (۳۴)

بدعات دیگر

بدعاتیکہ بالاذکر شده علاوه ازین در معاشره ما این رقسم بدعات یافتہ میشوند کہ در شریعت ممانعت شان آمده۔ این رقسم بدعات را محدث بریلوی در نگارشات خود نشاندہی فرموده و بخاطر از میان بردنش کوشش تمام نموده این طور بدعاتِ رااشارۃ ذکر خواہیم کرد----

۱- در معاشره ما رواج است کہ بطلباء عوضِ قرآن خوانی داده میشود ، محدث بریلوی اجرت گرفتن ودادن بر قرآن خوانی راناجائز قرار داده است (۳۵)

۲- امروز عالم وعامی عکسہامی گیرند۔ ساختن عکس جاندار ونگہداشتنش بخاطر اعزاز نزد محدث بریلوی حرام است---(۳۶)

۳- اکثر مردم ریش رامی تراشند، یاکم می کنند این چنین شخص بنزد محدث بریلوی فاسق معلن است وامام ساختنش گناه است (۳۷)

۴- در معاشره ما اہل عروس از اہل شاہ (یعنی کسیکہ عروسی کش باشد) چیز ہای مختلف را در سلسلہ جہیز طلب می کنند! طلب بنزد محدث بریلوی رشوتِ واضح و حرام است و استعمالش نیز حرام است (۳۸)

۵- ما بہ پوشیدن لباسیکہ مطابق وضع انگلیسی باشد فخر محسوس می کنیم این چنین لباس پوشیدن را محدث بریلوی حرام، سخت حرام، اشد حرام قرار دادہ است۔ (۳۹)

۶- ایستادہ طعام خوردن عام شدہ است، محدث بریلوی این چنین مردم را این حدیث یادآوردہ کہ دران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم طعام خوردن بنشستن وکشیدن کفشہا دادہ (۴۰)---- ہمین طور کسانیکہ در حالت قیام شاشہ می کنند این حدیث شریف را یادآوردہ کہ دران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید" لی ادلی و لی تہذیبی باشد کہ کسی - ایستادہ شاشہ کند بعض مسلمان ہا در میلہ ہای تفریحی و مذہبی ہندو ہا شرکت میکنند---- محدث بریلوی شرکت در میلہ ہای تفریحی را ناجائز و شرکت در میلہ ہای مذہبی را حرام قرار دادہ---- (۴۲)

۷- اکثر مسلمانہا تعزیہ داری را خوش دارند و دران شرکت می کنند این چنین مسلمانہا را محدث بریلوی جاہلان و خطاکاران و مجرمان قرار دادہ (۴۳)

۸- عموماز نہا شکارِ خیلی سخنہای وہمی می شوند مثلاً در فلان خانہ درخت یا زاویہ شہید آدم بیاشد و غیرہ و غیرہ این چنین خیالات را محدث بریلوی لی ہودہ واہیات قرار دادہ (۴۴)----

۹- مسلمانہا در وقت حاضری مقبرہ بخاطر فاتحہ خوانی بر سر قبرہای روند، کفشہا پوشیدہ در مقبرہ رفتن را محدث بریلوی توہین اہل قبور قرار دادہ (۴۵)----

۱۰- در مابین ما رواج قبر ہا بلند بلند است ۔ محدث بریلوی قبری را کہ بلند یش باندازہ یک بالشت باشد مطابق سنت وازین اضافہ بلند را خلاف سنت قرار دادہ (۴۶)----وبوسہ قبر را نیز خلاف ادب نوشتہ است (۴۷)-

۱۱- امروز بعض مردم خاطر شهرت و نمائش خیرات می کنند این چنین خیرات را
محدث بریلوی حرام قرار داده (۴۸)----

۱۲- اکثر مردم رو بر یا پسِ پشت بد گوئی برادران مسلمانان میکنند و چغل خوری می کنند این
را محدث بریلوی حرام قرار داده و قائل را لائق تعزیر و آن حدیث شریف را یا
دآورده که در آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تخفیف کننده عالم سن رسیده و بادشاه
مسلمان عادل را منافق قرار داده۔ (۴۹)

الغرض محدث بریلوی رد بسیار بدعتها فرموده است اگر باین موضوع کاری شود کتاب ضخیم تیار خواهد شود---- (۵۰)۔ وادراک صحیح کارنامۂ های محدث بریلوی شده میتواند ----اللہ تعالیٰ مارا بطریق سلف صالحین روان کند و ذوق و شوق راستینِ پیروی سنت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم عطاء فرماید در عشق و محبتش خاتمه بالخیرم فرماید۔ آمین

۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ھ
اسلامی جمهوریه پاکستان

احقر محمد مسعود احمد عفی عنه
۲/۱۷-سی
پی-ای-سی-ایچ سوسائٹی
کراچی-۷۵۴۰۰
(سندھ-پاکستان)

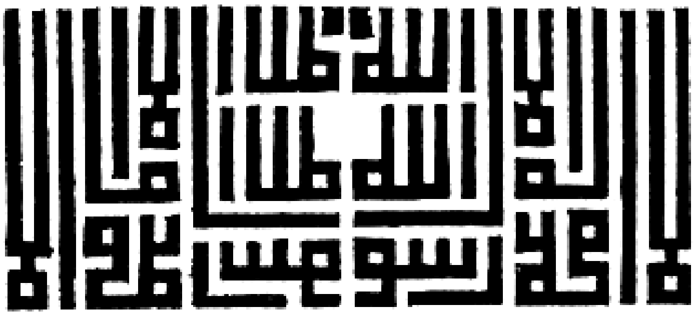

تعارف مصنف

۱- پروفیسر دکتور محمد مسعود احمد بن مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خطیب و امام جامع مسجد فتح پوری دہلی - (۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء)

۲- در سنہ ۱۹۳۰ء عیسوی بمقام دہلی تولد یافتند، پنج سال در مدرسۂ عالیہ جامع مسجد فتح پوری درس خواندند بازاز پوهنتون شملہ واقع پنجاب شرقی در سنہ (۱۹۴۸ء) میلادی سند فاضل فارسی بدست آوردند، و تعلیم دور ثانویشان رادر پوهنتون پنجاب واقع لاہور بتکمیل رساندند، و تحصیلات عالی ود کتوراۃ خود راز پوهنتون سندھ حیدرآباد حاصل کردند وبسبب کامیابیش بدرجۂ ممتاز از طرف جامعہ سند برای شان جائزہ نقرئی تمغہ ہائے ومدال طلائی دادہ شد وهم دیگر ادارہ ہائے علمیہ وتحقیقیہ تمغائے طلائی دادند-

۳- در سلسلہ مشاغل خویش تاسی سہ سالہا در اکثر لیسہ ہای پاکستان بحیثیت پروفیسر و مدبر نیز ماندہ اند و ممتحن اکثر جامعہ ہا ماندہ بستند - بالآخر در سن ۱۹۹۲ء میلادی از کار خویش متقاعد گشتہ کلیتۂ مصروف خدمت دین و مسلک شدند-

۴- سلسلہ تحریرات شان از سنہ ۱۹۵۶ء میلادی جاری شدہ است و در سنہ ۱۹۶۴ء میلادی سلسلہ تالیف وتصنیف رانیز شروع نمودند- تا حال اکثر از صد رسالہ ہا و کتابہا شائع شدہ است وبیش از پنج صد مضامین و مقالہ جات بنشر رسیدہ-

۵- تصانیف شان مترجم در زبان ہائے عربی و فارسی و انگلیسی، سندھی، ھندی، بنگلہ، فرانسیسی وغیرہ در جہان پخش میشود- راجع حالات و خدمات علمی ایشان دکتور اعجاز انجم لطیفی از پوهنتون بہار (مظفر پور، بہار، ہند) سند دکتوراہ حاصل کردہ است- تا ایں دم شش کتابہائے بر حالات و خدمات ایشان شائع شدہ، فی الحال در شہر کراچی (سندھ پاکستان) باوجود کارہائے علمی شان سر پرستی اکثر ادارات نیز بدوش دارند، از خداوند عالم دعاء است ہمت شان راعالی و عمر شان دراز فرماید آمین بجاہ نبیہ الامین-!

مفتی محمد ذاکر اللہ خان درانی الکوزئی
خطیب جامع مسجد اقصیٰ ای-۱۱، اورنگی ٹاؤن، کراچی

تعارف مترجم

۱- مفتی محمد ذاکراللہ خان درانی الکوزائی بن مولانا تاج محمد چشتی۔

۲- در سنہ ۱۹۷۵ میلادی در علاقہ شاھی کوت مہمند در خاندان علم و عرفان تولد یافتہ است۔

۳- تعلیم ابتدائی خود را از محترم قبلہ گاہ صاحب و علماء کلان علامہ خویش تکمیل نمودہ و خاطر تحصیلات عالی از درسگاھھای علمی کلان مثل جامعہ غوثیہ معینیہ یکہ توت پشاور نیز استفادہ کردہ و راجع بعلم باطنی، احسان و تصوف از قطب دائرۂ ولایت شیخ المشائخ حضرت العلامۃ مولانا الخواجہ محمد عبدالسلام پیر سباقوی مدفیضہ القوی افتخار بیعت در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حاصل نمودہ والحمدللہ علی ذلک۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالاراند کہ از راہ پنہان می برند بحرم قافلہ
ناقصی گرکند این سلسلہ راطعن قصور حاشا للہ کہ برزبان بیارم این گلہ را
ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

۴- در مختلف مدارس اسلامیہ و مراکز علمی حیثیت مدرس، مفتی، صدر مدرس ماندہ فی الحال در شہر کراچی در جامعہ غوثیہ علویہ، سلطان آباد مصروفیت تدریس و افتاء بدوش دارد و در جامع مسجد اقصیٰ سیکٹر ای-۱۱، اورنگی ٹاؤن، کراچی-امامت خطابت افتاء و خدمت دین می کند نیز مختلف کتابہای ادب عربی فقہ، اصول حدیث تحشیہ می نماید فی الحال اکثر کتابہای علماء اہل السنۃ والجماعۃ و صوفیاء کرام در زبان عربی، فارسی و پشتو، اردو ترجمہ کردہ از باری تعالیٰ سؤال است کہ توفیق استقامت بدھد۔

آمین بجاہ نبیہ الامین والاولیاء الکاملین۔

نیاز مند محمد ذاکراللہ خاں نقشبندی مجددی دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

پیر سباق شریف نوشہرہ (سرحد)

۲/۹/۱۹۹۹ء لیلۃ الجمعۃ المبارکۃ ساعت ۱۲ شب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اختتامیہ

از تفصیلات بالا روشن شد کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ از مسلک امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سر موانحرف نہ کردہ خصوصاً در رد بدعات واحیاء سنت سنیہ سعی بلیغ نمودہ ہمیں وجہ حضرت ضیاء المشائخ محمد ابراہیم فاروقی مجددی ابن نور المشائخ علیہ الرحمہ، مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمہ رابسیار تعریف توصیف نمودہ وفرمودہ :-

تحقیقاتِ فقہیہ شاں دراساس اہل السنّت والجماعۃ یادگار نیک است وبرائے متعطشاں بحار علوم دینی سرچشمۂ فیض ہدایت اگر نامیدہ شود مبالغہ نیست-

(پیغامات یوم رضا (مرتبہ محمد مقبول احمد قادری) لاہور ۱۹۷۱ء، ص ۱۶، ۱۷)

خلیفۂ مولینا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ، حضرت مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ در مدینہ منورہ در مجالس مبارکہ خود فرمودہ :-

''حضرت مجدد تاج سرما اند، حضرت مجدد تاج سرما اند''

چوں ایں کلمات گفتند دست ہائے خود بر سر خود نہادند--

تمامئی مسلمانان بالخصوص افاغنہ راشاید کہ ازافکار و تحقیقات دینیۂ مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ بہرۂ وافر حاصل کنند ودر احیاء سنت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سعی تمام نمایند- مولی تعالٰی ما را بر جادۂ شریعتِ مطہرہ استقامت دہاد- آمین!

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۲۰؍ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

کراچی (سندھ- پاکستان)

حواشی و حوالے

۱--- احمد رضا خاں : حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء، ص ۵۱

۲--- احمد رضا خاں : السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ (۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء) مطبوعہ بریلی، ص ۱۵۴

۳--- احمد رضا خاں : اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام (۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء) مطبوعہ بریلی، بار اول ۲۵ رجب (۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء)، ص ۱۵

۴--- احمد رضا خاں : اعزّ الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ (۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء) مطبوعہ بریلی، بار اول ص ۱۰-۱۱

۵--- احمد رضا خاں : مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء (۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء) مطبوعہ کراچی، ص ۷

۶--- احمد رضا خاں : السنیۃ الانیقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۱۲۴

۷--- ایضاً، ص ۱۴۱۔

۸--- احمد رضا خاں : احکام شریعت، حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۴

۹--- احمد رضا خاں : الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیہ، مطبوعہ بریلی، ص ۵

یادداشت : گاہیکہ این رسالہ داکتر ظہور احمد اظہر (واستاد شعبہ عربی، یونیورسٹی پنجاب لاہور) مطالعہ فرمود پس حیران ماند۔ ملاقاتشان در عربستان سعودی بہمراہ یک پروفیسر صاحب صورت گرفت، در گفتگو ذکر محدث بریلوی بمیان آمد۔ پروفیسر صاحب فرمود "آن کسیکہ بسجدہ کردن قبرھاء تشویق می داد" ---- داکتر صاحب فرمود او خیلی مخالف این کارہا بود، شمار رسالہ شان "الزبدۃ الزکیہ" ملاحظہ فرمائید ---- پروفیسر صاحب فرمود ما ہمین طور شنیدہ بودیم ---- مسعود

۱۰--- ایضاً، ص ۷-۱۰

۱۱--- ایضاً، ص ۱۰-۲۵

۱۲--- ایضاً، ص ۲۵-۸۰

۱۳--- احمد رضا خاں : شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء) مطبوعہ بریلی، بار اول

۱۴--- احمد رضا خاں : الحجۃ الفائحہ لطیب التعیین و الفاتحہ (۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء) مطبوعہ لاہور، ص ۱۴

۱۵--- ایضاً، ص ۱۵

۱۶--- ایضاً، ص ۱۶

۱۷--- محمد مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ، حصہ سوم (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)، مطبوعہ مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ، ص ۴۵

۱۸--- احمد رضا خاں : مروج النجا لخروج النساء، مطبوعہ بریلی

۱۹--- احمد رضا خاں : جلی الصوت لنہی الدعوت امام الموت، مطبوعہ بریلی

۲۰--- احمد رضا خاں : السنیۃ الانیقہ فی فتاوئ افریقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۶۶

۲۱--- احمد رضا خاں : جمل النور فی نہی النساء عن زیارہ القبور، مطبوعہ بریلی

۲۲--- محمد مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)، حصہ دوم، مطبوعہ کراچی، ص ۱۱

۲۳--- احمد رضا خاں : مسائل سماع (مرتبہ مولوی عرفان علی رضوی) مطبوعہ لاہور، ص ۳۲

۲۴--- احمد رضا خاں : ابریق المنار بشموع المزار (۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء) مطبوعہ لاہور، ص ۹

۲۵--- ایضاً، ص ۹-۱۰

۲۶--- احمد رضا خاں : احکام شریعت، حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۳۸

۲۷--- احمد رضا خاں : السنیۃ الانیقہ، مطبوعہ بریلی، ص ۷۰

۲۸--- احمد رضا خاں : احکام شریعت حصہ اول، ص ۴۲

۲۹--- احمد رضا خاں . مسائل سماع، مطبوعہ لاہور، ص ۲۴

۳۰--- احمد رضا خاں : احکام شریعت، حصہ اول، ص ۳۳

۳۱--- احمد رضا خاں : موہب ارواح القدس لکشف حکم العرس (۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) مطبوعہ لاہور، ص ۵

۳۲--- احمد رضا خاں : ہادی الناس فی رسوم الاعراس (۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء) مطبوعہ لاہور، ص ۲

۳۳--- ایضاً، ص ۴

۳۴--- محمد مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء) حصہ سوم، مطبوعہ علی گڑھ، ص ۵۴۔

یادداشت : حصہ متذکرہ بالا این مقالہ بتاریخ ۲۵ صفر المظفر ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۸۰ء قلم بند شدہ بود کہ راقم اور ابہر اي تصنیف خود "حیات مولانا رضا خان بریلوی" در سنہ ۱۹۸۱ء وبشکل رسالہ تنہا نیز از سیالکوٹ شائع کردہ شدہ بود حصہ دیگری بتاریخ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ / مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۹۸ء قلم بند شدہ است---- مسعود

۳۵--- احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، مطبوعہ مبارک پور، ۱۹۶۷ء، ج ۴، ص ۳۱۸

۳۶--- محمد مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ، مطبوعہ میرٹھ، ج ۲، ص ۸۷

۳۷--- احمد رضا خاں : احکام شریعت، مطبوعہ میرٹھ، ج ۲، ص ۳۲۱

۳۸--- یٰسین اختر مصباحی : امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، کراچی، ص ۴۵۵

۳۹--- احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، ۱۹۶۱ء، مبارک پور، ج ۳، ص ۴۲۲

۴۰--- احمد رضا خاں : فتاویٰ افریقہ، کانپور، ۱۳۳۶، ص ۳۸

۴۱--- ایضاً، ص ۹-۱۰

۴۲--- عرفان علی : عرفان شریعت، بریلی، ص ۲۷-۲۸

۴۳--- ایضاً، ج ۱، ص ۱۵

۴۴--- احمد رضا خاں : احکام شریعت، ج ۱، ص ۱۳-۱۴

۴۵--- احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۷

۴۶--- محمد مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ، ج ۳، ص ۹۷

۴۷--- احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۸

۴۸--- احمد رضا خاں : احکام شریعت، ج ۱، ص ۶۶

۴۹--- احمد رضا خاں : فتاویٰ رضویہ، مبارک پور، ج ۵، ص ۹۲-۹۱۷

۵۰--- برائے تفصیل مزید مطالعہ فرمائید :-

۱- پروفیسر فاروق القادری، فاضل بریلوی اور امور بدعت، مطبوعہ لاہور

۲- علامہ محمد یٰسین اختر مصباحی، امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات، مطبوعہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تراجم کتابہائے ورسالہ ہائے مصنف در حالات شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ و شیخ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ (عربی، فارسی، انگلیسی)

عربی

۱- دور الشیخ احمد رضا الهندی البریلوی، لاہور
(المترجم شیخ ممتاز احمد سدیدی ازہری)

۲- فقیہ العصر، کراچی
(المترجم- علامہ مفتی محمد نصر اللہ خان افغانی)

۳- الشیخ احمد رضا خان البریلوی، کراچی
(المترجم- شیخ محمد عارف اللہ مصباحی)

۴- احمد رضا خاں بریلوی، عمان
(شیخ ممتاز احمد سدیدی ازہری)

فارسی

۱- ارمغان رضا، کراچی

۲- احمد رضا خان بریلوی، تہران
(ترجمہ- دکتور رضاء اللہ عارف نوشاہی)

۳- خوب و ناخوب، کراچی
(ترجمہ- ابو زہرہ محمد ذاکر اللہ افغانی)

۴- حضرت مجدد الف ثانی - حیات و آثار، کراچی
(ترجمہ - محمد زبیر فاروقی مجددی)

۵- صراط مستقیم، کراچی
(ترجمہ - الحاج محمد یونس باری)

انگلیسی

1- Imam Ahmed Raza- Reflections and
Impressions, Mubarakpur (India)
(Prof. Ziauddin siddiqi)

2- The Reformer of the Muslim World, Karachi
(Prof. Rahmatullah)

3- The Influence of Hazrat Mujaddid Alf-i-hani
on Dr. Muhammad Iqbal, Karachi
(Prof. F. M. Shiekh)

4- Baseless Blame, Karachi
(Prof. Abdul Qadir)

5- The Savior, Karachi
(Prof. Abdul Qadir)

ارمغان رضا

محمد احمد رضا خان افغانی

ای خدا ای مهربان مولای من
ای انیس خلوت شبهای من

ای کریم و کارساز بی نیاز
دائم الاحسان شه بنده نواز

ای بیادت ناله مرغ سحر
ای که ذکرت مرهم زخم جگر

ای که نامت راحت جان و دلم
ای که فضل تو کفیل مشکلم

هر دو عالم بنده اکرام تو
صد چو جان من فدای نام تو

ماخطا آریم تو بخشش کنی
نعره انی غفور میزنی

الله الله زین طرف جرم و خطا
الله الله زان طرف رحم و عطا

زهر ما خواهیم و تو شکر دہی
خیر را دانیم شرّ از گمرهی

تو فرستادی بما روشن کتاب
میکنی با ما باحکامت خطاب

از طفیل آن صراط مستقیم
قوتی اسلام را ده' ای کریم!

بهر اسلامی هزاران فتنه ها
یک مه و صد داغ' فریاد ای خدا

بهر مردان رهبت ای بی نیاز
مردمان درخواب' ایشان درنماز

ای خدا بهر جناب مصطفیٰ ﷺ
چار یار پاک و آل با صفا

بهر آب گریه تر دامنان
بهر شور خندهٔ طاعت کنان

بهر اشک گرم دوران از نگار
بهر آن سرد مهجوران زیار

بهر جیب چاک' عشق نامراد
بهر خون پاک' مردان جهاد

پر کن از مقصد' تهی دامان ما
از تو پذرفتن' زما کر دن دعا

هیچ می آید زدست عاجزان
جز دعای نیم شب' ای مستعان

بلکه کار تست اجابت ای صمد
وین دعا هم محض توفیقت بود

ما که بودیم و دعائی ما چه بود
فضل تو دل داد ای رب ودود

ذره بر روی خاک افتاده بود
آفتابی آمد و روشن نمود

تکیه بر رب کرد عبد مستهان
اوست بس مارا ملاذ و مستعان

کیست مولائی به از رب جلیل
حسبنا الله ربنا نعم الوکیل

چون بدین پایه رساندم مثنوی
به تمامش بر کلام مولوی

تا ختامه مسک گویند اہل دین
زانکه مشک است آن کلام مستبین

چون فتاد از روزن دل آفتاب
ختم شد والله اعلم بالصواب

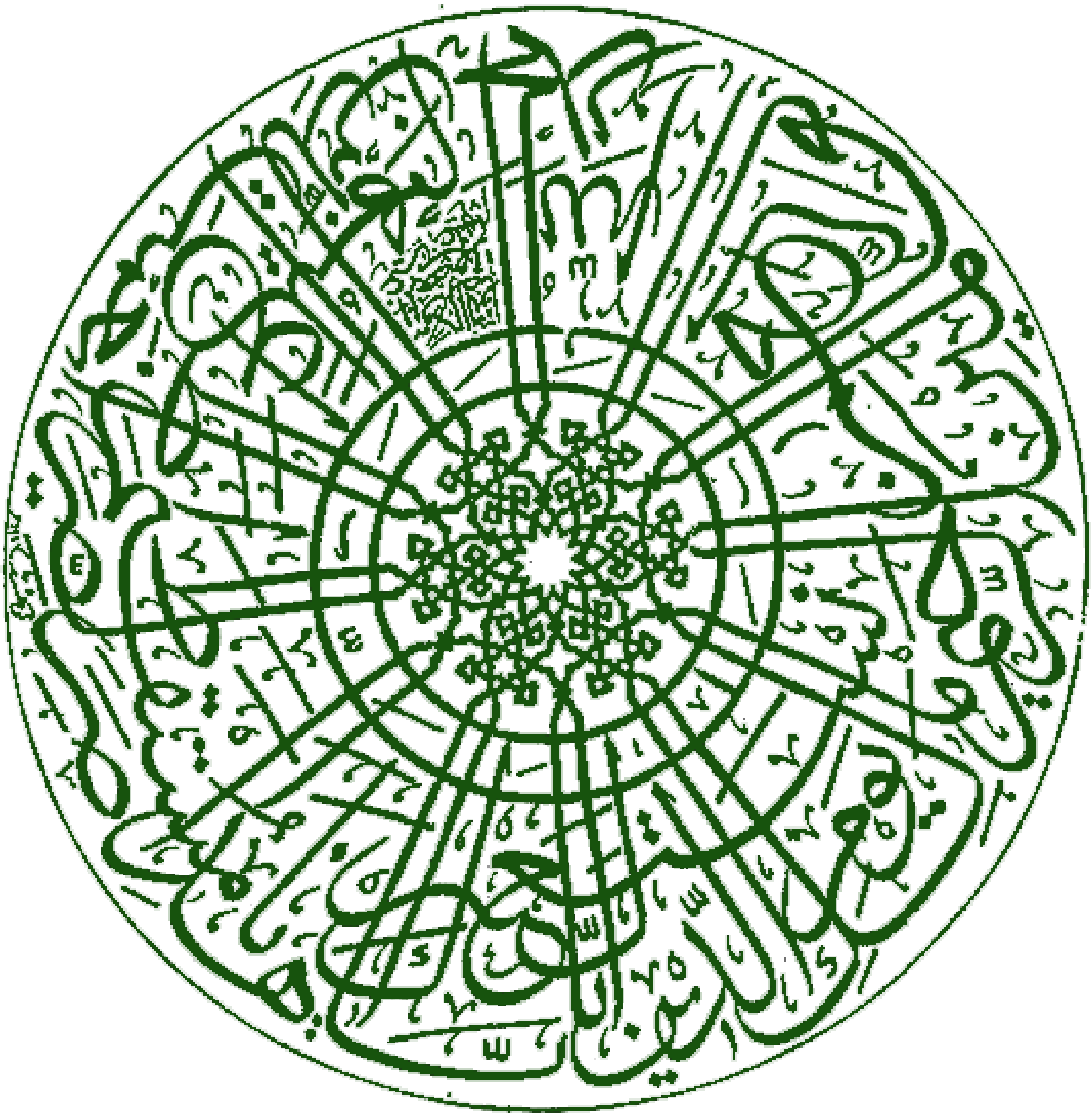

ادارۂ مسعودیہ کراچی Idara-e-Mas'udia, Karachi

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

وكونوا مع الصادقين

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

ادارۂ مسعودیہ کراچی Idara-e-Mas'udia, Karachi